M.A ISLAMIC STUDIES SEMISTER (1)PAPER (101)

TOPIC: SECOND CALIPHE ....

DATE :07/06/2021

BY .DR .MUMTAZ ALAM

عنوان: خلیفہ دوم حضرت عمر انتخاب وجانشینی

آپ کا نام عمر، کنیت ابوحفص اور لقب فاروق تھا آپ کے والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام ختمہ تھا آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن نضر یہی قریش ہیں بن کعب بن لوئی پر آپ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے آپ کا خاندان زمانہ جاہلیت میں بڑی وقعت رکھتا تھا ثالثی اور قریش کی سفارت کاری آپ کے خاندان میں رہی ہے آپ عرب کے ان گنے چنے لوگوں میں تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے علم الانساب پر گہری نظر رکھتے تھے خوددار بلند حوصلہ اور صاحب ہمت تھے اس لئے قریش کے سفیر ہونے کا شرف آپ کو ملا جب بھی قبائل میں باہمی جنگ ہوتی سفارت کا کام آپ انجام دیتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تو آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سخت مخالفت کی۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کر چکے تھے ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل یا عمر کے اسلام کی دعا فرما چکے تھے وہ دعا آپ کے حق میں قبول ہوگئی اور عین اس وقت جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ سے نکل چکے تھے اپنی بہن کے اسلام لانے کے بارے میں سن کر ان کے گھر گئے انہیں زدوکوب کیا بالآخر ان کے استقامت کو دیکھ اسلام کے قریب آگئے اور بارگاہ رسول میں حاضر ہو کر کلمہ پڑھ لیا آپ چالیسویں مسلمان ہیں آپ کے مسلمان ہوتے ہی زور کی تکبیر بلند کی گئی جس سے پہاڑیاں گونج اٹھی آپ کے اسلام لانے سے قبل مسلمان چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے آپ کے اسلام لانے کے بعد کعبہ میں حاضر ہو کر نماز پڑھنے لگے جب ہجرت کا موقع آیا تو آپ نے بھی ہجرت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے اسلام کے لئے آپ کے دل میں بڑا درد تھا حضور سے بڑی الفت تھی جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ اپنا آپا کھو چکے تھے اور مدینہ میں تلوار لئے اعلان کر رہے تھے جو کہے گا حضور مر گئے اس کا سر قلم کر دوں گا وہ اللہ کی بارگاہ میں گئے ہیں جیسے حضرت موسی علیہ السلام چالیس دن کے لئے گئے تھے آپ حضرت صدیق اکبر کے معتمد اور مشیر خاص تھے آپ کے مشورہ کو خلیفہ اول بڑی اہمیت دیتے تھے ان کی بصیرت اور قائدانہ صلاحیت کے وہ اس قدر معترف تھے کہ اپنے بعد آپ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا

خلافت

حضرت عمر کی جانشینی وخلافت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی حیات کے آخری لمحہ میں جب وہ بہت زیادہ بیمار پڑ گئے اور حیات کی امید باقی نہ رہی تو اکابر صحابہ کی موجودگی میں خلافت کے سلسلے میں مشورہ کیا اس مجلس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عثمان بن طلحہ موجود تھے آپ نے پوچھا کسی کو جانشین مقرر کرنے کے بارے میں آپ سب کی کیا رائے ہے کسے خلیفہ مقرر کیا جائے؟ صحابہ کرام نے کہا: آپ اس سلسلے میں بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں حضرت صدیق اکبر نے کہا میری رائے کے مطابق سب سے موزوں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں نام سن کر صحابہ کو حضرت عمر کی سختی کے سبب تردد ہوا انہوں نے ان کی سخت مزاجی کا حوالہ دیا تو آپ نے کہا خلافت کی ذمہ داری پڑتے ہی وہ نرم ہو جائیں

گے آپ کو اپنے عہد خلافت میں حضرت عمر کے مشورے سے ان کے مزاج کا پتہ چل گیا تھا آپ کی بات سن کر صحابہ رضا مند ہو گئے حضرت عثمان غنی کو خلافت لکھنے کو کہا ابھی خلافت لکھا ہی جا رہا تھا کہ آپ بے ہوش ہو گئے ہوش میں آنے کے بعد پوری تحریر کو سنا اور خوش ہوئے صحابہ کو بلا کر کہا: میں نے اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے مگر میں نے اپنے کسی رشتہ دار کو نہیں حضرت عمر کو جانشین مقرر کیا ہے کیا تم لوگ ان کی جانشینی سے خوش ہو تمام صحابہ نے رضا مندی ظاہر کی آپ نے کہا تم لوگ ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو تمام صحابہ نے وعدہ کیا اور آپ نے حضرت عمر کو بلا کر نصیحت کی کہ ہر معاملے میں خشیت الہی کو پیش نظر رکھے اور مسلمانوں کی خیر خواہی اختیار کرے آپ کے وصال کے بعد آپ خلیفہ ہو گئے لوگوں کی عام بیعت لی اور منبر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

عرب کی مثال مانوس اونٹ جیسی ہے جو اپنے مالک کی اتباع کرتا ہے ساربان اسے جدھر لے جاتا ہے وہ ادھر ہی جاتا ہے بخدا میں تمہیں سیدھے راستے کی طرف لے جاوں گا

ایک روایت میں آپ کے خطبہ کے یہ الفاظ ہیں

اے لوگوں میں تمہیں میں سے ایک آدمی میں ہوں بخدا اگر خلیفۃ المسلمین کے حکم کا ٹالنا ناگوار نہیں ہوتا تو میں یہ ذمہ داری ہرگز قبول نہیں کرتا پھر آپ نے آسمان کی جانب سر اٹھایا اور دعا فرمائی اے اللہ میں سخت ہوں مجھے نرم کر دے میں کمزور ہوں مجھے طاقتور کر دے میں بخیل ہوں مجھے سخی بنا دے